

امیر اہل سنت، داماد نبوت ﷺ کی کتاب ”نیکی کی دعوت“ سے لئے گئے مواد کی پہلی قسط



گُناہوں کی دوا

کل صفحات 24



شیخ طریقت، امیر اہل سنت، بانی دعوت اسلامی، حضرت علامہ مولانا ابوبلال
 محمد الیاس عطار قادری رضوی
 داماد نبوت ﷺ



مكة المكرمة

مدينة المنورة

۱

گناہوں کی دوا



قَوْلَانِ يُصَلِّ عَلَى اللَّهِ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: اِسْ غُصَّ فِي نَاحِ نَاحِ الْوَدَّ وَجَسَ كَاسِ مِرْزَاؤُكَ بِوَادِرِهِ مُجْهُدُ رُودِ پَاک نہ پڑھے۔ (حام)

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

یہ مضمون ”نیکی کی دعوت“ کے صفحہ 27 تا 49 سے لیا گیا ہے۔

گناہوں کی دوا

دُعَاءِ عَطَا

یا اللہ! جو کوئی رسالہ ”گناہوں کی دوا“ کے 24 صفحات پڑھ یاٹن لے اُس کو گناہوں کی بیماری سے شفا کے کاملہ عطا فرما۔
امین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

مغفرتوں بھرا اجتماع
حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ سرکارِ مدینہ منورہ، سردارِ مکہ مکرمہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ عظمت نشان ہے: اللہ عَزَّوَجَلَّ کے کچھ سیاح (یعنی سیر کرنے والے) فرشتے ہیں، جب وہ محافلِ ذکر کے پاس سے گزرتے ہیں تو ایک دوسرے سے کہتے ہیں: (یہاں) بیٹھو۔ جب ذاکرین (یعنی ذکر کرنے والے) دُعا مانگتے ہیں تو فرشتے اُن کی دُعا پر آمین (یعنی ”ایسا ہی ہو“) کہتے ہیں۔ جب وہ نبی پرورد بھیجتے ہیں تو وہ فرشتے بھی ان کے ساتھ مل کر دُعا بھیجتے ہیں حتیٰ کہ وہ مُنْتَشِر (یعنی ادھر ادھر) ہو جاتے ہیں، پھر فرشتے ایک دوسرے کو کہتے ہیں کہ ان خوش نصیبوں کے لئے خوشخبری ہے کہ وہ مغفرت کے ساتھ واپس جا رہے ہیں۔
(جَمْعُ الْجَوَامِعِ لِلْسُّنَوِيِّ ج ۳ ص ۱۲۰ حدیث ۷۷۰)

مسجد آباد کرنے کے تین فضائل
سُبْحَنَ اللّٰہ! ذکر و رُود کی محفلوں کی بھی کیا بات ہے! یاد رہے! سنتوں بھرے اجتماعات، دُرس کے مدنی حلقے اور اجتماعِ ذکر و لغت وغیرہ بھی ذکر ہی کی محفلیں ہیں۔ کس قدر خوش نصیب ہیں وہ مسلمان جو اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ اس طرح کے رَحْمَتوں بھرے اجتماعات میں دل لگا کر شرکت فرماتے ہیں اور پھر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رَحْمَت سے مغفرت یافتہ اُٹھتے ہیں۔ البتہ ایسے مغفرت بھرے اجتماعات میں شرکت کی سعادت ہر ایک کو نہیں ملا کرتی یہ فقط خوش قسمت حضرات ہی کا حصہ ہے۔ عُمُوًا دُرس و



فَوَإِنْ مَضَىٰ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَىٰ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: جِسْنِي مَجْهُرٌ وَخَفِيٌّ دُوسُو بَارُزُ رُودِ پَاک پڑھا اُس کے دوسو سال کے گناہ معاف ہوں گے۔ (کنز العمال)

بیان مساجد میں ہوا کرتے ہیں اور مساجد کے اندر ہونے والے مدنی حلقوں میں بیٹھنا چُونکہ بہت زیادہ ثواب کا باعث ہوتا ہے لہذا شیطن مسجد میں دل لگنے ہی نہیں دیتا۔ ”مسجد بھر و تحریک“ جاری فرمائیے اور مسجد میں خوب خوب آباد کیجئے اور شیطن کو ناکام و نامراد کیجئے۔ حضرت سیدنا عبدالرحمن بن مَعْقِل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم سے بیان کیا جاتا تھا کہ الْمَسْجِدُ حَصْنٌ حَصِينٌ مِنَ الشَّيْطَانِ یعنی مسجد شیطن سے بچنے کے لیے ایک مضبوط قلعہ (قَلْعَہ) ہے۔ (مُصَنَّفُ ابْنِ أَبِي شَيْبَةَ ج ۸ ص ۱۷۲) مزید تحریریں (یعنی حرص دلانے) کیلئے مسجد کے فضائل پر تین تین فرامینِ مصطفیٰ صَلَّی اللہُ تَعَالَىٰ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پیش کئے جاتے ہیں: ﴿۱﴾ بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ کے گھروں کو آباد کرنے والے ہی اللہ والے ہیں۔ (الْمُعْجَمُ الْأَوْسَطُ ج ۲ ص ۵۸ حدیث ۲۵۰۲) ﴿۲﴾ جو مسجد سے مَحَبَّت کرتا ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ اُسے اپنا محبوب بنا لیتا ہے (ایضاً ج ۴ ص ۴۰۰ حدیث ۶۳۸۳) ﴿۳﴾ جب کوئی بندہ ذکر یا نماز کے لئے مسجد کو ٹھکانا بنا لیتا ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس کی طرف رَحْمَت کی نظر فرماتا ہے جیسا کہ جب کوئی غائب آتا ہے تو اس کے گھر والے اس سے خوش ہوتے ہیں۔

(ابن ماجہ ج ۱ ص ۴۳۸ حدیث ۸۰۰)

وہ سلامت رہا قیامت میں پڑھ لئے جس نے دل سے چار سلام
میرے پیارے پہ میرے آقا پر میری جانب سے لاکھ بار سلام
میری بگڑی بنانے والے پر
بیجج اے میرے کردگار سلام

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَی مُحَمَّد

اللہ کسی کا محتاج نہیں

مٹھے مٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ ہر چیز پر قادر ہے، وہ ہر گز ہر گز کسی کا محتاج نہیں، اُس نے اپنی قدرتِ کاملہ سے اس دُنیا کو بنایا، اسے طرح طرح سے سجا یا اور پھر اس میں اپنے انسانوں کو بسایا۔ اللہ تعالیٰ نے لوگوں کی ہدایت کے لیے وَفَّاءُ وَثَقَّاءُ رُسُلٍ وَأَمْلِیاءُ عَلَیْہِمُ



مكة
المكرمةمدينة
المنورة

۳

گناہوں کی دوا



(اللہ تعالیٰ)

فَوَإِنْ نَصَلْتُمْ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: مَجْهُدٌ رُؤُوسُهُمْ بِرُؤُوسِهِمْ وَاللَّهُ عَزَّوَجَلَّ تَمَّ بِرِثَتِهِ يَحْيِيكَ

الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ كَوْمَجُوثِ فرمایا (یعنی بیجا)۔ وہ اگر چاہے تو اُنْکِیاءِ کرام عَلَیْہِمُ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ کے بغیر بھی بگڑے ہوئے انسانوں کی اصلاح کر سکتا ہے، لیکن اُس کی مَشِیَّت (یعنی مرضی) کچھ اس طرح ہے کہ میرے بندے نیکی کی دعوت دیں، میری راہ میں مَشَقَّتیں جھیلیں اور میری بارگاہِ عالی سے دَرَجاتِ رفیعہ (یعنی بلند درجے) حاصل کریں۔ چنانچہ اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنے رُسُولوں اور نبیوں عَلَیْہِمُ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ کو نیکی کی دعوت کیلئے دُنیا میں بھیجتا رہا اور آخر میں اپنے پیارے حبیب، حبیبِ لَیْسَبِ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو مَجُوثِ کیا اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر سلسلہٴ نُبُوَّتِ خَتَم فرمایا۔ پھر یہ عَظِیمُ الشَّانِ مَنْصَبِ اپنے پیارے محبوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پیاری اُمّت کے پیڑ و کیا کہ خود ہی آپس میں ایک دوسرے کی اصلاح کرتے رہیں اور نیکی کی دعوت کے اس اَنّھم فریضے کو سرانجام دیں۔ یوں رہتی دُنیا تک ہر مُسلمان اپنی اپنی جگہ مُبَلِّغ ہے خواہ وہ کسی بھی شعبے سے تَعَلُّق رکھتا ہو، یعنی وہ عالم ہو یا امامِ مسجد، پیر ہو یا مُرید، تاجر ہو یا مُلازِم، افسر ہو یا مَردور، حاکم ہو یا مُکھوم، اَلْغَرَضُ جہاں جہاں وہ رہتا ہو، کام کاج کرتا ہو، اپنی صَلَاحِیَّت کے مطابق اپنے گرد و پیش کے ماحول کو مُسْتَووں کے سانچے میں ڈھالنے کے لیے کوشاں رہے اور نیکی کی دعوت کا مَدَنی کام جاری رکھے۔

میں مُبَلِّغ بنوں سنتوں کا، خوب چرچا کروں سنتوں کا

یا خُدا دُرسِ دوں سنتوں کا، ہو کرم بہرِ خاکِ مدینہ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

قرآن میں نیکی کی دعوت کا حکم

خدا نے رَحْمٰنِ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے پاک قرآن میں مُخْتَلَف مقامات پر نیکی کی دعوت کی جانب رغبت دلائی ہے، چنانچہ دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کے مطبوعہ ترجمے والے پاکیزہ قرآن، ”کُنْزُ الْاِیْمَانِ مَعَ خَزَائِنِ الْعِرْفَانِ“ صَفْحہ 128 پر

مكة
المكرمةمدينة
المنورة

3

جنة
البقيعمكة
المكرمة



پارہ 4 سُورَةُ الْعَمْرِان کی آیت نمبر 104 میں ارشاد ہوتا ہے:

ترجمہ کنز الایمان: اور تم میں ایک گروہ ایسا ہونا چاہئے کہ

بھلائی کی طرف بلائیں اور اچھی بات کا حکم دیں اور بُری سے

منع کریں اور یہی لوگ مُراد کو پہنچے۔

وَلَتَكُنْ مِنْكُمْ أُمَّةٌ يَدْعُونَ إِلَى الْخَيْرِ

وَيَأْمُرُونَ بِالْعُرْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ

النِّكَرِ ۚ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ﴿١٠٤﴾

ہر ایک اپنے اپنے منصب کے اِمْفِسِر شہیر، حکیم الامت، حضرت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ اللہ نے ”تفسیر نعیمی“ میں اس آیت کریمہ کے تحت فرماتے ہیں: اے مسلمانو! تم مطابقتِ نیکی کی دعوت دے

یُروہے (یعنی بگڑے ہوئے) لوگوں کو خیر (یعنی نیکی) کی دعوت دے، کافروں کو ایمان کی، فاسقوں کو تقویٰ کی، غفلوں کو بیداری کی، جاہلوں کو علم و معرفت کی، خشک مزاجوں کو لذتِ عشق کی، سونے والوں کو بیداری کی اور اچھی باتوں، اچھے عقیدوں، اچھے عملوں کا زبانی، قلبی، عملی، قوت سے، نرمی سے (اور حاکم اپنے محکوم و ماتحت کو) گرمی سے حکم دے اور بُری باتوں، بُرے عقیدے، بُرے کاموں، بُرے خیالات سے لوگوں کو (اپنے اپنے منصب کے مطابق) زبان، دل، عمل، قلم، تلواریں سے روکے۔ مزید فرماتے ہیں:

ہر مسلمان مبلغ ہے سارے مسلمان مبلغ ہیں، سب پر ہی فرض ہے کہ لوگوں کو اچھی باتوں کا حکم دیں اور بُری باتوں سے روکیں۔ (تفسیر نعیمی ج ۴ ص ۷۲، بِتَغْيِيرٍ) کچھ آگے چل کر

حضرت قبلہ مفتی صاحب رَحْمَةُ اللَّهِ تَعَالَى عَلَیْہِ نے اپنی تفسیر نعیمی میں بخاری شریف کی یہ حدیثِ پاک ثقل کی ہے کہ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت، مَحْزَنِ جُود و سخاوت، پیکرِ عظمت و شرافت، حُسنِ انسانیَّت صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا:

بَلِّغُوا عَنِّي وَلَوْ آيَةً ۚ یعنی میری طرف سے پہنچا دو اگرچہ ایک ہی آیت ہو۔ (صحیح بخاری ج ۲ ص ۶۲ حدیث ۳۴۶۱)





میں نیکی کی دعوت کی دھوئیں بچا دوں

ہو توفیق ایسی عطا یا الہی

افضل عمل وہ جس کا فائدہ دوسروں کو پہنچے
مفسرِ شہیر حکیم الامت حضرت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ اللہ فرماتے ہیں: ”اسلام میں تبلیغ بڑی اہم عبادت ہے کہ تمام عبادتوں کا فائدہ خود اپنے کو (یعنی اپنی ذات کو) ہوتا ہے مگر تبلیغ کا فائدہ دوسروں کو بھی۔ ”لازم“ (یعنی صرف

اپنی ذات کو فائدہ پہنچانے والے عمل) سے ”مستعدی“ (ایسا عمل جو دوسروں کو بھی فائدہ دے وہ) افضل ہے۔ (روایت میں ہے کہ) کسی نے حضورِ انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا کہ بہترین بندہ کون ہے؟ فرمایا: اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والا، صلہ

رحمی (یعنی رشتے داروں کے ساتھ اچھا سلوک) کرنے والا، اچھی باتیں بتانے والا اور بُرائیوں سے روکنے والا۔ (الْزُّهْدُ الْكَبِيرُ لِلْبَيْهَقِيِّ ص ۳۲۷)

حدیث (۸۷۷) حضرت سیدنا حسن (بصری علیہ رحمۃ اللہ القوی) فرماتے ہیں کہ ”جو اچھی باتوں کا حکم دے، برائیوں سے روکے وہ

اللہ تعالیٰ کا بھی خلیفہ ہے، اُس کے رسول (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) کا بھی اور اُس کی کتاب (یعنی قرآن کریم) کا بھی۔“ (حدیث

پاک میں ہے) اگر مسلمانوں نے تبلیغ چھوڑ دی تو اُن پر ظالم بادشاہ سُلط ہوں گے، اور اُن کی دعائیں قبول نہ ہوں گی۔ (رُوحُ الْمَعْنَى

ج ۴ ص ۳۲۶) امیر المؤمنین حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اے لوگو! بھلائی کا حکم دو، بُرائی

سے منع کرو تمہاری زندگی بیکر گزرے گی۔ امیر المؤمنین حضرت مولائے کائنات، علی المرتضیٰ شیر خدا کَرَّمَ اللَّهُ تَعَالَى

وَجْهَهُ الْكَرِيمُ فرماتے ہیں کہ تبلیغ بہترین جہاد ہے (تفسیر کبیر ج ۳ ص ۳۱۶) جیسے تبلیغ کرنا بہترین عبادت ہے ایسے ہی تبلیغ چھوڑ

دینا بدترین جرم اور چھوڑنے والا ذلیل و خوار۔ (تفسیر نعیمی ج ۴ ص ۷۲، بِتَغْيِيرِ) امیر المؤمنین حضرت مولائے

کائنات، علی المرتضیٰ شیر خدا کَرَّمَ اللَّهُ تَعَالَى وَجْهَهُ الْكَرِيمُ فرماتے ہیں: جو دل اچھائی کو اچھائی نہ سمجھے اور بُرائی کو بُرائی نہ

سمجھے تو اس (دل) کے اوپر والے حصے کو ایسے نیچے کر دیا جائے گا جیسے تھیلے کو الٹا کیا جاتا ہے اور پھر تھیلے کے اندر کی چیزیں بکھر





فَوَافِقُ نَصَاطَةِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جس نے کتاب میں مجھ پر زور دیا کہ گناہوں کو ترک کرے گا فرشتے اس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے۔ (طبرانی)

جاتی ہیں۔

(مُصَنَّفُ ابْنِ أَبِي شَيْبَةَ ج ۸ ص ۶۶۷ رقم ۱۲۴، ۱۲۵)

گناہوں بھری زندگی پر ندامت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج کل چاروں طرف گناہ ہی گناہ کئے جا رہے ہیں حتیٰ کہ بظاہر کسی نیک نظر آنے والے شخص کے قریب جائیں تو وہ بھی بسا اوقات عقیدے کی خرابیوں، زبان کی بے احتیاطیوں، بدنگاہیوں اور بد اخلاقیوں کی آفتوں میں مبتلا نظر آتا ہے، آہ! ہر سنت گناہ گناہ اور بس گناہ ہی نظر آ رہے ہیں! نیک بندے بے شک موجود ہیں مگر ان کی تعداد کافی کم ہو چکی ہے۔ ایسے نامساعد حالات میں اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ سنتوں بھری تحریک، ”دعوتِ اسلامی“ کا دُجُو مدعو کسی نعمتِ غیر مُتَرَقَّبَہ (غیر مُتَرَقَّبَہ) سے کم نہیں۔ آئیے! اور دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو کر اپنے ایمان کی حفاظت اور اعمال کی اصلاح کا سامان کیجئے۔ آپ کی ترغیب و تحریص کیلئے ایک مدنی بہار آپ کے گوش گزار کرتا ہوں چنانچہ باب المدینہ (کراچی) کے علاقہ کیمڑی میں مقیم ایک اسلامی بھائی کے بیان کا لُبِ لباب ہے: عرصہ دراز سے میں گناہوں کے مَرَض میں مبتلا تھا، بات بات پر گالی گلوچ، لڑائی، جھگڑا اور دنگا فساد جیسی ناپسندیدہ حرکتیں میری عادت میں شامل ہو چکی تھیں اور فلمیں ڈرامے دیکھنے، گانے باجے سننے کا شوق تو جُنُون کی حد تک تھا۔ میری توبہ کی سبیل (یعنی راہ) کچھ اس طرح بنی کہ میں ایک بنگلے پر پلٹور ڈرائیور مُلا زمت کرتا تھا، ایک دن کام سے فارغ ہو کر T.V روم میں بیٹھ گیا۔ وہاں مجھے بذریعہ مدنی چینل سنتوں بھرا بیان سننے کی سعادت حاصل ہوئی، بیان نے مجھے سرتاپا ہلا کر رکھ دیا، مجھے اپنی گناہوں بھری زندگی پر ندامت ہونے لگی، میں نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں اپنے گناہوں سے سچے دل سے توبہ کی اور راہِ سنت اپنائی۔ جب مدنی چینل پر رَمَضَانُ الْمُبَارَك کے 30 دن کے تربیتی اعتکاف کی رغبت دلائی گئی تو لَتِيك کہتے ہوئے میں نے 30 دن کے تربیتی اعتکاف کی نیت کر لی۔ تادم تحریر اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ اس نیت کو عملی جامہ پہناتے ہوئے دعوتِ اسلامی کے عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ باب المدینہ (کراچی) میں اعتکاف کی برکتیں حاصل کر رہا ہوں۔ اِنْ شَاءَ اللہ





فَوَئِنْ نَصِطْهُ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جس نے مجھ پر ایک بار زود پاک پڑھا اللہ عَزَّوَجَلَّ اس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔ (مسلم)

عَزَّوَجَلَّ اعتِکاف سے فارغ ہوتے ہی میں ہاتھوں ہاتھ یکِ نشست 12 ماہ کے مَدَنی قافلے میں بھی سفر کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اگناہوں کی دوا

دعوتِ اسلامی کے عالمی مَدَنی مرکز فیضانِ مدینہ باب المدینہ کراچی میں سعادت مل گئی اور ہاتھوں ہاتھ 12 ماہ کے سنتوں کی تربیت کے مَدَنی قافلوں کا مسافر بننے کی بھی نیت نصیب ہوئی بہر حال سبھی کو چاہئے کہ گناہوں کی بیماری کا علاج کریں، اگر گناہ کرتے کرتے بغیر توبہ مر گئے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ ناراض ہوا تو یقیناً جانے کہیں کے نہ رہیں گے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندوں کی ادائیں بھی خوب ہوا کرتی ہیں، وہ نیکیاں کرنے کے باوجود اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرتے اور گناہوں کی دوا تلاش کرتے پھرتے ہیں، چنانچہ حضرت سیدنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْغَفِیْرُ فرماتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ، کسی عبادت گزار نو جوان کے ساتھ بصرے میں کہیں سے گزر رہا تھا کہ ایک طبیب پرنظر پڑی، جس کے سامنے بُہت سے مُرد و عورت اور بچے ہاتھوں میں پانی سے بھری شیشیاں لئے اپنی بیماری کے علاج کے طلبگار تھے۔ میرے ساتھ جو عبادت گزار نو جوان تھا اُس نے کہا: اے طبیب! کیا آپ کے پاس کوئی گناہوں کی دوا بھی ہے؟ وہ بولا: ہے۔ نو جوان نے کہا: مجھے عنایت فرما دیجئے۔ اُس نے جواب دیا: گناہوں کی دوا کا نسخہ دس چیزوں پر مشتمل ہے: ﴿1﴾ فقر اور انکساری کے دَرَخت کی جڑیں لو۔ پھر ﴿2﴾ اُس میں توبہ کا ہلِیلَہ (یعنی ہڑ نامی دیسی دوا) ملا لو۔ پھر ﴿3﴾ اُسے رضائے الہی کی گھڑل (گھہرل۔ یعنی دوا کوٹنے کی پتھر کی کوٹدی) میں ڈالو اور ﴿4﴾ فَنَاعَت کے ہاؤن دَسے سے خوب اچھی طرح پیس لو۔ پھر ﴿5﴾ اُسے تقویٰ و پرہیزگاری کی دیگ میں ڈال دو اور ﴿6﴾ ساتھ ہی اُس میں حیاء کا پانی بھی ملا لو۔ پھر ﴿7﴾ اُسے مَحَبَّتِ الہی کی آگ سے جوش دو ﴿8﴾ اس کے بعد اُسے شکر کے پیالے میں ڈال لو۔ اور ﴿9﴾ اُمید و رَجاء





کے پتلے سے ہوا دوا اور پھر ﴿10﴾ حمد و شفاء کے تیجے سے پی جاؤ۔ اگر تم نے یہ سب کچھ کر لیا تو یاد رکھو کہ یہ نسخہ تمہیں، دنیا و آخرت کی ہر بیماری و مصیبت میں نفع پہنچائے گا۔

(الْمُنْبَهَات ص ۱۱۱)

کب گناہوں سے کنار میں کروں گا یارب! نیک ب اے مرے اللہ! بنوں گا یارب!

کب گناہوں کے مرض سے میں شفا پاؤں گا کب میں بیمار، مدینے کا بنوں گا یارب!

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

کھاؤ پیو اور! میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج غیر مسلموں کی مذموم تحریکیں دنیا میں ہر جگہ اپنے مذہب کی سالمیت (سال۔ ہی۔ یت) و بقا بلکہ ارتقاء (یعنی ترقی) کے لیے سرگرم عمل ہیں مگر جانِ بناؤ! افسوس! دنیا کی محبت میں مست مسلمان کو دنیا کے دھندوں ہی سے فرصت نہیں،

افسوس صد کروڑ افسوس! اس دور کے مسلمانوں کی اکثریت نے فقط ”کھاؤ پیو اور جان بناؤ“ کو ہی گویا مقصد حیات سمجھ رکھا ہے، دوسروں کو صلوة و سنت کی تلقین کی کس کو پڑی ہے! بلکہ ان کے پاس تو آخرت کی بھلائی پانے کیلئے اتنا وقت بھی نہیں جو اطمینان سے نمازی پڑھ سکیں اور وہ درد بھرا دل بھی کہاں سے لائیں جو سنت کی محبت سے لبریز ہو۔ بس ہر وقت دنیا، دنیا ہی کی بہتریوں کا تھوڑے۔! دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 125 صفحات پر مشتمل کتاب، ”شکر کے فضائل“ صفحہ نمبر 103 پر ہے: حضرت سیدنا امام حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: جو فقط کھانے، پینے اور لباس ہی کو اللہ عزوجل کی نعمت سمجھ تو یقیناً اُس کا علم کم ہے۔ (الزهد لابن المبارك ص ۱۳۴ رقم ۳۹۷)

دیتا ہوں تجھے واسطہ میں پیارے نبی کا

اُمّت کو کُھدایا رہِ سنت پہ چلا دے (وسائلِ بخشش ص ۱۰۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد





دُنیا ناپسند ہونے کا بڑا سبب

ہماری حالت یہ ہے کہ دنیا کی مَحَبَّتِ دل سے کم ہونے کا نام نہیں ملتی اور ہر وقت دُنیا کی نعمتیں اور آسائشیں بڑھانے ہی کی دُھن ہے جبکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندے دنیا کی نعمتیں اور حقیقی عاشقانِ رسول خواہشاتِ دنیا سے محفوظی اور دنیا کی نعمتوں کی کمی پر شکر گزار ہوتے تھے چنانچہ ”شکر کے فضائل“ صفحہ نمبر 68 پر دی ہوئی ایک عبرتناک روایت سنئے اور عبرت سے سر دھنئے:

حضرت سیدنا مَجْمَعُ النصارى عَلَيْهِ رَحْمَةُ اللَّهِ الْبَارِئِ ایک بزرگ رَحْمَةُ اللَّهِ تَعَالَى عَلَيْهِ کے مُتَعَلِّقِ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: ”اللہ عَزَّوَجَلَّ کا مجھے دُنیا (کی آسائشوں) سے بچالینے کا احسان، اس (یعنی دنیا) کی کُشا دِگی (مثلاً مال و دولت وغیرہ) کی صورت میں ملنے والی نعمت سے افضل ہے۔ کیونکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے پیارے نبی صَلَّی اللہ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے لئے دُنیا کو پسند نہیں فرمایا، اس لئے مجھے وہ نعمتیں جو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے نبی صَلَّی اللہ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے لئے پسند فرمائیں، اُن نعمتوں سے زیادہ پیاری ہیں، جو اس نے اپنے نبی صَلَّی اللہ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے لئے ناپسند فرمائیں۔“ (شُعَبُ الْإِيمَان ج ۴ ص ۱۱۷ حدیث ۴۴۸۹ مُلَخَّصًا) دُنیا کے مال و دولت کی کثرت اور اس کی خوب آسائشیں ہونا بے شک نعمت ہے مگر ان چیزوں سے بچ کر رہنا یہ بڑی نعمت ہے۔

پچھا مرا دُنیا کی مَحَبَّت سے چھڑا دے

یارب! مجھے دیوانہ محمد کا بنا دے

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِیْب! صَلَّی اللہ تَعَالَى عَلَیْ مُحَمَّدٍ

اسلام کا صرف نام اُڑ جائے گا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! واقعی حالات ہڈ سے ہڈ تر ہوتے جا رہے ہیں، ایسا لگتا ہے کہ اب اسلام کا تو صرف نام ہی نام رہ گیا ہے، صد کروڑ افسوس! مسلمانوں کا اندازِ زندگی زیادہ تر غیر مسلموں والا ہو چکا ہے، نہایت توجُّہ سے یہ روایت سَماعت فرمائیے اور دل





جلایئے بلکہ ہو سکے تو آنسو بہائیے، چنانچہ حضرت مولائے کائنات، عَلِيُّ الْمُرتَضٰی شیر خدا کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْهَهُ الْکَرِیْم سے روایت ہے: اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مَحْبُوب، دانائے غُیُوب، مُنَزَّہ عَنِ الْغُیُوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ غیب نشان ہے: غنقریب لوگوں پر وہ وقت آئے گا، جب اسلام کا صرف نام اور قرآن کا صرف (رسم و) رواج ہی رہ جائے گا، ان کی مسجدیں آباد ہوں گی مگر ہدایت سے خالی، ان کے علماء آسمان کے نیچے بدترین خلق ہوں گے، ان سے فتنہ نکلے گا اور انہیں میں لوٹ جائے گا۔

(شُعَبُ الْاِیْمَان ج ۲ ص ۳۱۱ حدیث ۱۹۰۸)

صرف نام کے مسلمان رہ جائیں گے

مفسرِ شہیر، حَکِیْمُ الْأُمّت، حضرت مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰہِ تَعَالٰی اِس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: ”اسلام کا صرف نام ہی رہ جائے گا یعنی وہ (اس طرح کہ مسلمانوں کے نام اسلامی ہوں گے اور اپنے (آپ) کو مسلمان (بھی) کہتے ہوں گے مگر رنگ ڈھنگ سب کافروں کے سے (ہوں گے) جیسا (کہ) آج (کل) دیکھا جا رہا ہے یا اِرکانِ اسلام کے نام و شکل تو باقی رہیں گے مگر مقصود فوت ہو جائے گا، (مثلاً) نماز کا ڈھانچہ ہوگا، نُسُوع نُسُوع نہیں (ہوگا)، زکوٰۃ دیں گے مگر قوم پر پُروری ختم ہو جائے گی، حج کریں گے مگر صُرف سیر (وتفریح) کیلئے، جہاد ہوگا مگر صرف مُلک گیری (حکومت و سلطنت کے حُصول) کے لیے۔“ مفتی صابِ رَحْمَةُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ حدیثِ پاک کے اِس حصّے (قرآن کا صرف رسم و رواج ہی رہ جائے گا) کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں: رُسمِ نقِش کو بھی کہتے ہیں اور طریقے کو بھی، یہاں دونوں معنی دُرست ہیں یعنی قرآن کے نقُوش کا غد میں اور الفاظِ زَبان پر ہوں گے مگر احترامِ قلب (یعنی دل) میں اور عملِ قَالِب (یعنی بدن) میں نہ ہوگا یا رُسمِ قرآن پڑھایا رُٹھا جائیگا، کچھریوں (یعنی کورٹوں) میں جھوٹی قسمیں کھانے کیلئے اور گھروں میں میت پر پڑھنے کیلئے (تو اِس کا استعمال ہوگا مگر عمل (کرنے) کیلئے عیسائیوں (یعنی کرحیجیوں) کے قوانین ہونگے۔ (اِس حصّے حدیث، ”ان کی مسجدیں آباد ہوں گی مگر ہدایت سے خالی“ سے مراد یہ ہے کہ) مسجدوں کی عمارت عالی شان، رُود یوار، نقِشیں،





فَوَإِنْ نَضَافَ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اس نے مجھ پر دُشمنی نہ پڑھا اس نے جہا کی۔ (عبد الرزاق)

(یعنی نقش و نگار سے آراستہ) بجلی کی فٹنگ (بھی) خوب مگر نمازی کوئی نہیں، ان کے امام بے دین، گویا مسجدیں بجائے ہدایت کے بے دینیوں کا سرچشمہ بن جائیں گی، ہر مسجد سے لاؤڈ سپیکر کے ذریعے دُرس کی آوازیں (تو) آئیں گی مگر (ان بے دین علماء کے) وہ دُرس زہر قاتل ہوں گے، جن میں قرآن کے نام پر کُفر و طُغیان (طُغیان یعنی بغاوت۔ سُرکشی) پھیلا یا جائے گا۔ (حدیث پاک کے آخری حصے کی شرح کرتے ہوئے فرماتے ہیں:) یعنی بے دین علماء عِوُء (یعنی بد مذہب اور بد عمل عاملوں) کی کثرت ہوگی، جن کا فتنہ سارے مسلمانوں کو (ایسے) گھیر لے گا جیسے دائرے کا کھڑا (کہ) جہاں سے شروع ہوتا ہے وہیں پہنچ کر دائرے کو مکمل بنا دیتا ہے۔ (مرآة المناجیح ج ۱ ص ۲۲۹)

کفن چور نے جب غیبی آواز سنی
یاد رہے! مساجد میں ہونے والے علماء حق کے دُرس قرآن و حدیث اور ایمان افروز بیان کی یہاں ہرگز مذمت مراد نہیں، ان حضرات کے دُروس و بیانات اُمت کے لئے سرچشمہ ہدایت اور باعث نزولِ رحمت و سببِ مغفرت ہوتے ہیں چنانچہ مشہور بزرگ حضرت سیدنا حاتمِ اصم علیہ رَحْمَةُ اللہِ لَہِ اَکْہِہِ اَیْکَ بار ”نَبَّح“ شہر میں بیان فرما رہے تھے، دورانِ بیان گنہگاروں کی خیر خواہی کے جذبے کے تحت دُعا مانگی: ”اے پروردگار عَزَّوَجَلَّ اس اجتماع میں جو سب سے بڑا گنہگار ہے، اپنی رحمت سے اُس کی مغفرت فرما“، ایک کفن چور بھی وہاں موجود تھا، جب رات ہوئی تو وہ کفن چُرانے کی غرض سے قبرستان گیا مگر جُوں ہی قَبْر کھودی ایک غیبی آواز گونج اُٹھی: ”اے کفن چور! تو آج دن کے وقت حاتمِ اصم کے اجتماع میں بخشا جا چکا ہے پھر آج رات یہ گناہ کیوں کرنے لگا ہے!“ یہ سن کر وہ رو پڑا اور اُس نے سچے دل سے توبہ کر لی۔

(تذکرۃ الاولیاء ص ۲۲۲ مُلَخَّصًا)

مجھے دیدے ایمان پر استقامت پے سیدِ مُحْتَشَم یا الہی

مرے سر پہ عِضیاں کا بار آہ مولیٰ! بڑھا جاتا ہے دم بدم یا الہی





فَوَاصِلٌ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: جو کچھ پروردگار دُشرف پڑھے گا میں قیامت کے دن اُس کی شفا کرتا کروں گا۔ (کنز العمال)

زمیں بوجھ سے میرے پھٹتی نہیں ہے

یہ تیرا ہی تو ہے کرم یا الہی (وسائل بخشش ص ۸۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ہ کیا غیر مسلم بھی تمہاری! ہٹھے ہٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! واقعی نیک بندوں کی زیارت و صحبت، ان کے بیان کی برکت اور عاشقانِ رسول کے اجتماعات میں شرکت دونوں جہانوں کیلئے **نفل کرتے ہیں؟** دلیل باعدِ سعادت ہے۔ اس حکایت سے یہ بھی معلوم ہوا کہ مبلغ کو بگڑے ہوئے مسلمانوں سے ہمدردی ہونی چاہئے، گنہگاروں کو سمجھانے کے ساتھ ساتھ ان کے حق میں دعائے خیر سے بھی غفلت نہیں کرنی چاہئے۔ یہ تو تبع تابعین کے زریں (زرے یعنی سنہرے) دُور کا واقعہ تھا۔ افسوس اب تو عملی طور پر دین سے کچھ زیادہ ہی دُوری ہو چکی ہے، آج کل کے اکثر مسلمانوں کو نہ جانے کیا ہو گیا ہے کہ وہ سنتوں کو بھلا کر اُغیار (یعنی غیروں) کے فیشن اپنانے ہی میں فخر محسوس کرتے ہیں، غیر مسلموں جیسے لباس میں ملبوس ہونا ہی ان کے نزدیک شاید عین سعادت ہے! کیا کسی غیر مسلم کو بھی آپ نے دیکھا ہے جو مسلمان کی حقیقی وَضْعِ قَطْع (جیسا کہ ایک مٹھی داڑھی، سنت کے مطابق زلفیں، عمامہ شریف اور سنتوں بھر لباس وغیرہ) اپنائے ہوئے ہو! ہرگز نہیں دیکھا ہوگا۔ یہ لوگ بڑے عیار و مکار ہیں، وہ اپنے باطل و بدبودار اطوار چھوڑ کر مسلمانوں کی نقل ہرگز نہیں کرتے مگر صد کروڑ افسوس! غیروں کی تقالی والی حماقت تو اب مسلمانوں کے دماغوں میں گھس گئی ہے۔

اے میرے غفلت کی نیند سونے والے اسلامی بھائیو! خُدارا ہوش کیجئے!! اس سے پہلے کہ موت کا فرشتہ آپ کا رشتہ حیات اس دُنیا سے ہمیشہ ہمیشہ کے لیے مُنْقَطِع کر دے (یعنی کاٹ کر رکھ دے)، جاگ اُٹھئے! اور دُوسرے اسلامی بھائیوں کو بھی بیدار کیجئے!! ورنہ یاد رکھئے۔





نہ سمجھو گے تو مٹ جاؤ گے سُن لو اے مُسلما نو!

تمہاری داستان تک بھی نہ ہوگی داستانوں میں

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

ناکام عاشق! بیٹھے اسلامی بھائیو! مسلمانوں کے حالات آج ناگفتہ بہ ہیں، گناہوں کا زوردار دینہ سیلاب جسے دیکھو بہائے لئے جارہا ہے، ایسے میں تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی

تحریک، دعوتِ اسلامی کا مدنی ماحول کسی نعمتِ عظمیٰ سے کم نہیں، اس سے ہر دم وابستہ رہئے۔ الْحَمْدُ لِلَّهِ عَزَّوَجَلَّ اس سے مُتَسَلِّک (مُن۔ س۔ لک) ہونے والوں کی زندگیوں میں حیرت انگیز تبدیلیاں بلکہ مدنی انقلاب برپا ہو جاتا ہے۔ اس ضمن میں ایک مدنی بہار ملاحظہ ہو، چنانچہ باب المدینہ (کراچی) کے علاقے ملیر (ملی۔ ر) کے ایک اسلامی بھائی اپنی زندگی میں آنے والے مدنی انقلاب کے بارے میں کچھ یوں تحریر فرماتے ہیں: میں شومی قسمت سے عشقِ مجازی میں گرفتار ہو کر گناہوں میں بدمست ہو گیا تھا، ایک روز مجھے خبر ملی کہ گھر والوں نے ”اُس“ کی شادی کہیں اور کر دی ہے۔ اس وقت (یعنی صدے) کے بعد میری زندگی ہجیرن (ا۔ جی۔ رن یعنی دشوار) ہو کر رہ گئی، بالآخر میرا بھی انجام

وہی ہوا جو عشقِ مجازی میں شیطان کے ہاتھوں کھلونا بننے والے سینکڑوں ناکام و نامراد عاشقوں کا ہوا کرتا ہے چنانچہ بیزار ہو کر میں چرس، افیون، شراب، ہیروئن اور نشہ آور انجکشن جیسی مہلک مُنشیات (مُنش۔ شی۔ یات) کا عادی بن گیا۔ اپنے فاسد گمان میں قلبی سکون پانے کی خاطر شاید ہی کوئی نشہ ہو جو میں نے نہ کیا ہو۔ زندگی سے اس قدر تنگ آ چکا تھا کہ معاذ اللہ عَزَّوَجَلَّ کئی بار تو خودکشی کی بھی ناکام کوشش کی، خود کو ختم کرنے کی خاطر ڈیوٹل، پیٹرول اور تیزاب تک پیا لیکن سانسوں کی گنتی ابھی پوری نہ ہوئی تھی۔ رَبُّ الْعَالَمِینَ عَزَّوَجَلَّ کی بے نیازی پر قُربان جاؤں کہ اتنی نافرمانیوں کے باوجود اس نے مجھ پر بابِ رَحْمَتِ بندنہ کیا، سببِ کرم کچھ یوں ہوا کہ میری ملاقات



دعوتِ اسلامی کے ہمکے ہمکے مشکبارِ مَدَنی ماحول سے وابستہ ایک عاشقِ رسول سے ہوگئی۔ ان کے بیٹھے بول سن کر میرے دل میں اُز سرِ نوبینے کی اُمنگ جاگ اٹھی، ان کی انفرادی کوشش کی بَرَکت سے 29 شعبانُ الْمُعْظَم ۱۴۲۷ھ بمطابق 2006ء کو مجھے دعوتِ اسلامی کے عالمی مَدَنی مرکزِ فیضانِ مدینہ کی روحانیت سے بھرپور فضاؤں میں آنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ یہاں ہر سوسائزہ بننے والے عاشقانِ رسول کو دیکھ کر میرا ایمان تازہ ہو گیا اور ہاتھوں ہاتھ ۱۴۲۷ھ کے ماہِ رَمَضانُ الْمُبَارَک کے 30 روزہ اجتماعِ اِعرِکاف میں بیٹھ گیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ مجھ گناہگار کو بھی رَمَضانُ الْمُبَارَک کے روزے رکھنے کی سعادت حاصل ہوئی، مَدَنی ماحول کی بَرَکت سے میرے سر سے عشقِ مجازی کا بُھوت اُتر گیا، دل سے بُرے خیالات جاتے رہے، میں نے چہرے پر دراڑھی، سر پر سبز عمامہ شریف اور بَدَن پر سنت کے مطابق مَدَنی لباس سجالیا اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ بِنُورِ تَمَازِکِ پابند بن گیا اور تادمِ تحریر ”مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے“ کے مقدس جذبے کے تحت مَدَنی کاموں کیلئے کوشاں ہوں۔

عطاءے حبیبِ خدا مَدَنی ماحول ہے فِیضانِ غوث و رضا مَدَنی ماحول

بَفِیضانِ احمرِ رضا اِنْ شَاءَ اللہ یہ پُھولے پھلے گاسدا مَدَنی ماحول (وسائلِ بخشش ص: ۶۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! عشقِ مجازی کی آگ میں سلگنے والا عاشقِ ناشاد ایک عاشقِ رسول کی انفرادی کوشش کے نتیجے میں دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں آکر عشقِ رسول کا جامِ پینے میں کامیاب ہو گیا۔ بس اس پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کا کرم ہو گیا ورنہ عشقِ مجازی کی تباہ کاریاں مَدینہ مَحَبَّت کی بجائے مَدینہ غریب و غریب معاملہ ہے کہ عموماً جو ایک بار اس کی لپیٹ میں آگیا، اُس کا بچ نکلتا



دُشوار ہوتا ہے۔ آج کل عشقِ مجازی کی خوب ہوا چل رہی ہے، اس کی سب سے بڑی وجہ اکثر مسلمانوں میں اسلامی معلومات کی کمی اور دینی ماحول سے دُوری ہے۔ اسی سبب سے ہر طرف گناہوں کا سیلاب اُمنڈ آیا ہے! T.V.، V.C.R. اور انٹرنیٹ وغیرہ میں عشقیہ فلموں اور فتنیہ ڈراموں کو دیکھ کر یا عشقِ بازیوں کی مبالغہ آمیز اخباری خبروں نیز ناولوں، بازاری ماہناموں ڈائجسٹوں میں فرضی عشقیہ افسانوں کو پڑھ کر یا کالجوں اور یونیورسٹیوں کی مَخلوط (جہاں لڑکا لڑکی ساتھ ہوں ایسی) کلاسوں میں بیٹھ کر یا ناخُرم رشتے داروں کے ساتھ خُلطِ مَخلط ہو کر آپس میں بے تکلفی کی دلدل کے اندر اُتر کر اکثر نوجوانوں کو کسی نہ کسی سے عشق ہو جاتا ہے۔ پہلے یک طرفہ ہوتا ہے پھر جب فریقِ اوّل فریقِ ثانی کو مُطّلع کرتا ہے تو بعض اوقات دو طرفہ ہو جاتا ہے اور پھر مُؤمّا گناہ و عصیان کا طوفان کھڑا ہو جاتا ہے۔ فوجی بھر کر بے شرمانہ بات بلکہ بے حجابانہ مُلاقات کے سلسلے ہوتے ہیں، مکتوبات و سوغات کے تبادلے ہوتے ہیں، شادی کے نُفیہ قول و قرار ہو جاتے ہیں، اگر گھر والے دیوار بنیں تو بسا اوقات دونوں فرار ہو جاتے ہیں، بَعْدَ (یعنی اُس کے بعد) اخبار میں ان کے اشتہار چھپتے ہیں، خاندان کی آبرو کا سر بازار بنیلام ہوتا ہے، کبھی ”کورٹ میرج“ کی ترکیب بنتی ہے تو مَعَادَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کبھی یوں ہی بغیر نکاح کے اور ایسے بے رحموں کے ناجائز بچّوں کی لاشیں کچر اکونڈیوں میں ملتی ہیں نیز ایسا بھی ہوتا رہتا ہے کہ بھاگتے نہیں بنتی تو خود گُشی کی راہ لی جاتی ہے جس کی خبریں آنے دن اخبارات میں چھپتی رہتی ہیں۔

یوسفؑ کا دامن عشق مجازی سے پاک ہے۔
 ڈالنے کیلئے یہاں تک کہتے سنائی دیتے ہیں کہ حضرت سیدنا یوسف علی نبینا وعلیہ
 جہالت ڈیرا ڈال کر پڑی ہے، بعض عاشقانِ ناشاد، اپنی گندی عشق بازیوں پر پردہ
 میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج کل اسلامی معلومات کی کمی کا دور دورہ ہے،

سَلَامَةُ السَّلَامِ نے بھی دُلخا سے عشق کیا تھا! (مَعَاذَ اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ) ایسا ہرگز نہیں، یقیناً اس طرح بگنے والے عاشقانِ نادان سختِ خطا پر ہیں۔ ایسے نفس کی شرارتوں کے معاملے میں شیطان کی باتوں میں آکر بے سوچے سمجھے کسی بھی نبی عَلَیْہِ السَّلَامُ



وَالسَّلَام کے بارے میں زَبَان کھولنا ایمان کیلئے انتہائی خطرناک ہوتا ہے۔ یاد رکھئے! نبی ﷺ کی اُذُنِ گستاخی بھی کُفر ہے۔ حضرت سیدنا یوسف علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام اللہ عزوجل کے نبی ہیں اور ہر نبی معصوم۔ نبی سے ہرگز کوئی مذموم حرکت صادر نہیں ہو سکتی۔ چنانچہ دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کے مطبوعہ ترتجے والے پاکیزہ قرآن، ”کنز الایمان مع خزائن العرفان“ صفحہ 445 پر پارہ 12 سُورۃ یوسف کی آیت نمبر 24 میں اللہ تبارک و تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

ترجمہ کنز الایمان: اور بیشک عورت نے اس کا ارادہ کیا اور وہ بھی عورت کا ارادہ کرتا اگر اپنے رب کی دلیل نہ دیکھ لیتا۔

وَلَقَدْ هَمَّتْ بِهٖ وَهَمَّ بِهَا لَوْلَا اَنْ رَّا
بُرْهَانَ رَبِّهٖ ط

صدر الافاضل حضرت علامہ مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی علیہ رحمۃ اللہ الہادی فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے نفوسِ طاہرہ کو اخلاقِ ذمیہ و افعالِ رذیلہ (یعنی مذموم اخلاق اور ذلیل کاموں) سے پاک پیدا کیا ہے اور اخلاقِ شریفہ طاہرہ مقدمہ سے پران کی خلقت (یعنی پیدائش) فرمائی ہے اس لیے وہ ہرنا کُردنی (یعنی ہر بُرے) فعل سے باز رہتے ہیں۔ ایک روایت یہ بھی ہے کہ جس وقت زُلجھا آپ علیہ السلام کے دُڑپے ہوئی اُس وقت آپ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے والد ماجد حضرت سیدنا یعقوب علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کو دیکھا کہ اُغٹش (اُن اُغٹش یعنی اُنگلی) مبارک و ندانِ اقدس (یعنی پاکیزہ دانوں) کے نیچے دبا کر اجتناب (یعنی باز رہنے) کا اشارہ فرماتے ہیں۔

(خزائن العرفان)

حقیقت یہی ہے کہ عَشَق صرف زُلجھا کی طرف سے تھا حضرت سیدنا یوسف علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کا دامن اس سے قطعاً یقیناً پاک تھا۔ پارہ 12 سُورۃ یوسف آیت نمبر 30 میں شُرْفائے مضر کی بعض عورتوں کا قول اس طرح نقل کیا گیا ہے:



فَوَإِنْ نَصَلْتَ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: اس شخص کی ناک خاک آلودہ جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر درود پاک نہ پڑھے۔ (حام)

وَقَالَ نِسْوَةٌ فِي الْمَدِينَةِ امْرَأَتُ الْعَزِيزِ
تُرَادُّ فَتَاهَا عَنْ نَفْسِهِ قَدْ شَغَفَهَا حُبًّا
إِنَّا لَنَرَاهَا فِي ضَلَالٍ مُبِينٍ ۝

ترجمہ کنز الایمان: اور شہر میں کچھ عورتیں بولیں کہ عَزِيز کی
بی بی اپنے نو جوان کا دل لُبھاتی ہے، بیشک ان کی مَحَبَّت اس
کے دل میں پیر گئی ہے، ہم تو اسے صریح خود رفتہ پاتے ہیں۔

حُجَّةُ الْإِسْلَام حضرت سیّدنا امام ابو حامد محمد بن محمد بن محمد غزالی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْوَالِی فرماتے ہیں: ”زُلجھا کو رغبت
تھی مگر حضرت سیّدنا یوسف عَلَیْہِ الصَّلَوةُ وَالسَّلَام طاقت و قدرت رکھنے کے باوجود اس (یعنی زُلجھا کی طرف رغبت)
سے باز رہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے قرآن کریم میں آپ عَلَیْہِ الصَّلَوةُ وَالسَّلَام کے باز رہنے کے عمل کو خوب سراہا۔“

(احیاء الفلوم ج ۳ ص ۱۲۹)

عاشقانِ نادان کا
رد ہو گیا! ۱۱

اس سے اَظْهَرَ مِنَ الشَّمْسِ وَآبِئِن مِنَ الْأُمْسِ یعنی سورج سے زیادہ روشن اور روز گزشتہ سے
زیادہ قابل یقین ہو گیا کہ آج کل کے جو عاشقانِ نادان اپنے گناہوں بھرے سرے ہوئے
بدبودار عشق کو دُرست ثابت کرنے کیلئے مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ حضرت سیّدنا یوسف عَلَیْہِ الصَّلَوةُ وَالسَّلَام
سیدھا کُفرتک لے جانے والا ہے۔ سُوْرَةُ یُوسُف میں صرف زُلجھا کی طرف سے عشق کا تذکرہ ہے مگر کہیں بھی کوئی
اشارہ تک نہیں ملتا کہ مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ حضرت سیّدنا یوسف عَلَیْہِ الصَّلَوةُ وَالسَّلَام بھی اُس کے عشق میں شریک
تھے۔ لہذا جو لوگ حضرت سیّدنا یوسف عَلَیْہِ الصَّلَوةُ وَالسَّلَام کو بھی عشق میں شریک ٹھہراتے ہیں، وہ اس سے توبہ
اور تجدید ایمان کریں یعنی توبہ کر کے نئے سرے سے مسلمان ہوں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نبی عَلَیْہِ الصَّلَام کی شانِ بہت عظیم ہوتی
ہے اور وہ گناہوں سے معصوم ہوتے ہیں۔

یا اللہ عَزَّوَجَلَّ! ہمیں اپنی حقیقی مَحَبَّت اور اپنے پیارے حبیب صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سچی پکی اَلْفِت





فَوَإِنْ نَصَحْتَ فَلَئِنْ لَمْ يَنْتَهِ عَنِ إِسْلَامِهِ وَسَلَّمَ: جس نے مجھ پر رُوئے و نصح دوسو بار رُو دیا پاک پڑھا اس کے دوسو سال کے گناہ معاف ہوں گے۔ (کنز العمال)

نصیب فرما۔ یا اللہ عَزَّوَجَلَّ! دنیا کی چاہت ہمارے دل سے نکال دے۔ یا اللہ عَزَّوَجَلَّ! جو مسلمان گناہوں بھرے ”عشق مجازی“ کے جال میں پھنسے ہوئے ہیں انہیں رہائی دے کر اپنے مَدَنی محبوب صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی رُفوف کا اسیر (قیدی) بنا دے۔

مَحَبَّتِ غیر کی دل سے نکالو یا رسول اللہ

مجھے اپنا ہی دیوانہ بنا لو یا رسول اللہ

(عشق مجازی کے متعلق دلچسپ معلومات کیلئے دعوت اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ کتاب، ”پردے کے بارے میں سؤل جواب“ صفحہ 318 تا 356 کا مطالعہ فرمائیے)

امام اوزاعی کا میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آئیے مشہور محدث حضرت سیّدنا امام اوزاعی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْقَوِی کا نیکی کی دعوت پر مشتمل غافلوں کو جھنجھوڑ جھنجھوڑ کر بیدار کرنے والا، پُرسوز اور عبرت انگیز بیان رِقت انگیز بیان دینے سے ہیں چنانچہ دعوت اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 125 صفحات پر مشتمل کتاب، ”شکر کے فضائل“ صفحہ نمبر 32 تا 33 پر ہے: حضرت سیّدنا امام اوزاعی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْقَوِی نے بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: ”اے لوگو! (دنیا میں ملی ہوئی) اِن نعمتوں کے ذریعے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بھڑکتی ہوئی اُس آگ سے بھاگنے پر مدد حاصل کرو جو دلوں پر چڑھ جائے گی، بے شک تم ایسے گھر (یعنی دُنیاے ناپائیدار) میں ہو جس میں (لمبی عمر کے ذریعے ملی ہوئی) قیام کی طویل مدت بھی قلیل (یعنی تھوڑی) ہے اور اس میں تمہیں مقررہ مدت تک اُن گزشتہ لوگوں کا جانشین بنا کر بھیجا گیا ہے، جنہوں نے دُنیا کی خوشنمائی اور اس کی رونق و بہار کا رُخ کیا، اُن کی عمریں تم سے طویل اور قد تم سے دراز تھے اور نشاناتِ عظیم تھے۔ اُنہوں نے پہاڑوں کو چیر ڈالا، تھڑکی چٹانیں کاٹیں، شہروں میں گھومتے رہے، زیادہ قوت والے، اُن کے جسمِ ستون کی طرح تھے۔ اس کے باوجود زمانے نے جلد ہی اُن کی مدتوں کو لپیٹ دیا، اُن کے





نشانات کو مٹا دیا۔ ان کے گھروں کو نیست و نابود کر دیا اور ان کے ذکر کو بھلا دیا۔ اب تم نہ ان کو دیکھتے ہو نہ ان کی آواز سنتے ہو۔ وہ جھوٹی اُمیدوں پر خوش، غفلت میں رات دن بسر کرتے تھے۔ پھر تم جاننے ہو کہ رات کے وقت ان کے گھروں میں اللہ عَزَّ وَجَلَّ کا عذاب اُتر اُتَوُصَّح ان میں سے اکثر اپنے گھروں میں مُنہ کے بل اُوندھے پڑے رہ گئے اور جو بچ گئے وہ اللہ عَزَّ وَجَلَّ کے عذاب، اس کی نعمتوں کے زوال اور ہلاکت میں مبتلا ہونے والوں کے مُتہدِم (یعنی گرے ہوئے) گھروں کے آثار دیکھتے رہ گئے۔ اس میں نشانی ہے ان لوگوں کے لئے جو دردناک عذاب سے ڈرتے ہیں اور عبرت ہے ان کے لئے جو دل میں خوفِ خدا رکھتے ہیں۔ اور اب ان کے بعد تمہاری مدّت کم ہے اور دُنیا عارضی ہے اور زمانہ ایسا آگیا ہے کہ نہ عَفْو و دُرُگزُر رہا اور نہ ہی نرمی بلکہ بُرائی کی کچھڑ، باقی ماندہ رنج و غم، عبرتِ ناک ہولناکیاں، بچی گئی سزاؤں کے اثرات، فتنوں کے سیلاب، بے درپے زلزلوں اور بدترین جانیشینوں کا دَوْر دَوْرہ ہے۔ ان کی بُرائیوں کی وجہ سے خُشکی و تری میں خرابی ظاہر ہوئی۔ پس تم ان کی طرح نہ ہونا جنہیں لمبی اُمیدوں اور لمبی مدّتوں نے دھوکے میں ڈال دیا اور وہ خواہشات کے ہو کر رہ گئے۔ ہم اللہ عَزَّ وَجَلَّ سے سُوّال کرتے ہیں کہ ہمیں اور تمہیں ان لوگوں میں کر دے جو اپنی نَذْر کی حفاظت کرتے ہوئے اُسے پورا کرتے ہیں اور اپنے (حقیقی) ٹھکانے کو پہچان کر خود کو تیار رکھتے ہیں۔“

(تاریخ دمشق لابن عساکر ج ۳۵ ص ۲۰۸ رقم ۳۹۰۷)

موت ٹھہری آبیواں آئیگی جان ٹھہری جانے والی جائیگی

روح رُگ رُگ سے نکالی جائے گی تجھ پہ اک دن خاک ڈالی جائے گی

قبر میں میت اُترنی ہے ضرور

جیسی کرنی ویسی بھرنی ہے ضرور

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ





فَوَإِنْ نَضَعُ عَلَى اللَّهِ أَعْيُنَنَا عَلَيْهِ وَهِيَ سَلَمٌ: مجھ پر کثرت سے زُرد پاک پر صوبے ملک تمہارا گھر پُرد زود پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کی مغفرت ہے۔ (ہاجہ سفر)

اِمَامِ اَوْزَاعِي کون تھے؟ اٹھٹھیسے اسلامی بھائیو! حضرت سیدنا امام عبد الرحمن اوزاعی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْقَوِی نے مدینہ جن کا ابھی ابھی رقت انگیز بیان سنا، یہ جید عالم، زبردست مُفتی اور اہل شام

کے بہت بڑے امام گزرے ہیں، آپ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی علیہ نے ستر ہزار فتوے دیئے ہیں، تبع تابعین میں سے تھے۔ ولادت

باسعادت ۸۸ھ میں اور وفات شریف ربیع الثور ۱۵۷ھ میں ہوئی۔ (حیاء الحيوان ج ۱ ص ۱۹۸)

خواب میں حضرت سیدنا امام اوزاعی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: میں نے ایک بار خدائے عَفَا رَعُوْجَلَّ کا خواب میں دیدار کیا، اللہ عَزَّوَجَلَّ نے فرمایا: اے عبد الرحمن! تو یہ نیکی کی دعوت دیتا اور بُرائی سے روکتا ہے؟ میں نے عرض کی: جی ہاں میرے پیارے پیارے پاک پُرد و زُرد گار عَزَّوَجَلَّ نوازیوں میں تیرے ہی فضل و کرم سے اس کی توفیق ملی ہے۔ میرے مولیٰ عَزَّوَجَلَّ! مجھے دنیا سے اسلام پر

اُٹھانا۔ اس پر اللہ تَعَالٰی نے فرمایا: سُنَّت پر بھی۔ (جَلِیَّةُ الْاَوْلِیاء ج ۶ ص ۱۰۳ رقم ۸۱۳۱)

وفات کا عجیب واقعہ حضرت سیدنا امام اوزاعی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْقَوِی بیروت میں رہتے تھے، ایک مرتبہ مدینہ بیروت کے تمام میں داخل ہوئے تمام کا مالک بے خیالی میں دروازہ باہر سے

بند کر کے چلا گیا۔ کچھ دنوں کے بعد آکر جب اُس نے تمام کا دروازہ کھولا تو حضرت سیدنا امام اوزاعی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْقَوِی سیدھا ہاتھ رُخسار (گال) کے نیچے رکھ کر قبلہ رُو لیٹے ہوئے تھے اور آپ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی علیہ کی روح قَفْسِ عُصْرٰی سے پرواز کر چکی تھی۔ (ابن عساکر ج ۳ ص ۲۲۲) اللہ عَزَّوَجَلَّ کسی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صدقے ہماری بے

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

حسابِ مَغْفِرَتِ ہو۔

سرکارِ مدینہ کی سُنَّت پہ جو چلتے ہیں

اللہ کے وہ بندے زندہ ہیں تزاروں میں





صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

شرابی ابامؤذنؓ بن گیا! ﷺ

مَدِیْنَةُ کی تیاری کا ذہن بنانے اور شریعت کے دائرے میں رہتے ہوئے دنیا کے ساتھ ساتھ اپنی آخرت سنوارنے کا جذبہ پانے کیلئے تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کے مَدِیْنَةِ مَاحول سے ہر دم وابستہ رہئے۔ دیکھتے تو سہی! دعوتِ اسلامی کا مَدِیْنَةِ مَاحول کیسے کیسے بگڑے ہوؤں کو سُدا رہا دیتا ہے! سنتوں کی تربیت کے مَدِیْنَةِ قافلوں میں عاشقانِ رسول کی صحبتوں سے مالا مال سنتوں بھرا سفرِ معاشرے کے ٹھکرائے ہوؤں کو کہاں سے کہاں پہنچا دیتا ہے! اپنا چہ مہاراشٹر (ہند) کے اسلامی بھائی کے بیان کا لُبِ لباب ہے: دعوتِ اسلامی کے مَدِیْنَةِ مَاحول سے وابستگی سے قبل میں مَرَضِ عِصْیَا (یعنی گناہوں کی بیماری) میں ابتداء دَرَجے تک مبتلا ہو چکا تھا۔ دن بھر مزدوری کرنے کے بعد جو رقم حاصل ہوتی رات کو اُسی سے مَعَاذِ اللہ عَزَّوَجَلَّ شراب خرید کر خوب عیاشی کرتا، شور شرابا کرتا، گالیاں بکتا اور والدین و اہلِ محلّہ کو خوب تنگ کرتا اسکے علاوہ میں پرلے درجے کا جُواری و بدترین بے نمازی بھی تھا۔ اسی غفلت میں میری زندگی کے قیمتی ایام ضائع (ضـا۔ اِغ) ہوتے رہے، آخر کار میرے مقدّر کا ستارہ چمکا۔ ہُو اِیوں کہ خوش قسمتی سے میری ملاقات دعوتِ اسلامی کے ایک ذمّے دار اسلامی بھائی سے ہوئی۔

انہوں نے انفرادی کوشش کرتے ہوئے مجھے مَدِیْنَةِ قافلے میں سنتوں بھرے سفر کی ترغیب دی، اُن کے پیٹھے بولنے کچھ ایسا رنگ جمایا کہ مجھ سے انکار نہ ہو سکا اور میں ہاتھوں ہاتھ تین دن کے مَدِیْنَةِ قافلے کا مسافر بن گیا۔ مَدِیْنَةِ قافلے میں عاشقانِ رسول کی صحبت ملی اور دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کے مطبوعہ رسائل بھی سننے کو ملے۔ جس کی یہ بَرَکت حاصل ہوئی کہ مجھ جیسا پکا بے نمازی، شرابی و جُواری تائب ہو کر نہ صرف نماز پڑھنے والا بن گیا بلکہ صدائے مدینہ لگانے (یعنی فجر کی نماز کیلئے مسلمانوں کو جگانے) اور دوسروں کو مَدِیْنَةِ قافلوں کا مسافر بنانے والا بن گیا۔





فَوَإِنْ نَصَلْتُمْ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جس نے کتاب میں مجھ پر دُرُودِ پاک لکھا تو جب تک میرا نام اس میں رہے گا فرشتے اس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے۔ (طبرانی)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ میری انفرادی کوشش سے (تامم بیان) 30 اسلامی بھائی مَدَنی قافلوں کے مسافر بن چکے ہیں اور اس وقت میں ایک مسجد میں مُؤَدِّن ہوں اور مَدَنی کاموں کی دُھو میں چمانے کی کوشش کر رہا ہوں۔

چھوڑیں عے توشیاں مت بکیں گالیاں آئیں تو بہ کریں قافلے میں چلو

اے شرابی تُو آ، آجُوری تُو آ بھُٹیں بد عادتیں قافلے میں چلو

ہوگا لُطیفِ خدا، آؤ بھائی دُعا مل کے سارے کریں، قافلے میں چلو (وسائلِ بخشش ص ۶۱۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

بیان کردہ مَدَنی بہار کے اُٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! بے نمازی، شرابی، جُوری، ماں ذریعہ نیکی کی دعوتِ دینیہ (ال لہڑ) نو جوان مبلغِ دعوتِ اسلامی کی ”انفرادی کوشش“ کے نتیجے میں مَدَنی

قافلے کا مسافر بنا، وہاں عاشقانِ رسول کی صحبتوں میں سنتوں بھرے مَدَنی رسائل سننے اور تابہ ہو کر سنتوں کے مَدَنی پھول لٹانے والا، صدائے مدینہ لگانے والا، مسجد میں اذانیں دیکر نمازوں کیلئے بلانے والا بنا اور مَدَنی قافلوں کا مسافر بن کر دوسروں کو بنانے والا بن گیا۔ اے عاشقانِ رسول! یاد رکھئے! نماز ہر عاقل بالغ مسلمان مَرَد و عَوْرَت پر فرض ہے، نماز ادا کرنے والا جنت کا مستحق ہے جبکہ بلاعذر ایک وقت کی نماز بھی جو قضا کرنے والا ہے، وہ ہزاروں سال عذابِ نار کا حق دار ہے۔ شرابی و جوامی کی دونوں جہانوں میں ذلت و خواری اور دوزخ کی خوفناک سزاؤں کی تحقّاری ہے، ماں باپ کو بُرا بھلا کہنے والوں کو سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے شبِ مخرج اس حال میں ملاحظہ فرمایا کہ وہ آگ کی شاخوں سے لٹکے ہوئے تھے۔ پڑوسی کے بہت سارے حقوق ہیں! فرمانِ مصطفیٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: وہ جنت میں نہیں جائے گا، جس کا پڑوسی اس کی آفتوں سے آئمن میں نہیں ہے۔ (مسلم ص ۴۳ حدیث ۷۳۔۷۴) کسی مسلمان کو گالی نکالنا حرام و جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔





فَوَاقُ نُصَلِّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: جس نے مجھ پر ایک بار دُرُودِ پاک پڑھا اللہ عَزَّوَجَلَّ اس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔ (مسلم)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

رَمَضَانَ مِسْ گناہ کرنے والے کی قَبْرِ کا ہمایانک منظر

(از شیخ طریقت، امیر اہلسنت، بانی دعوتِ اسلامی، حضرت علامہ مولانا ابوالفضل محمد الیاس عطار قادری رضوی رحمۃ اللہ علیہ)

ایک بار امیر المؤمنین حضرت مولائے کائنات، علی المرتضیٰ شیر خدا (کرمہ اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم) زیارتِ قبور کے لئے کوفہ کے قبرستانِ تشریف لے گئے۔ وہاں ایک تازہ قبر پر نظر پڑی۔ آپ کرمہ اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کو اس کے حالات معلوم کرنے کی خواہش ہوئی۔ چنانچہ بارگاہِ خداوندی عَزَّوَجَلَّ میں عرض گزار ہوئے: ”یا اللہ عَزَّوَجَلَّ! اس میت کے حالات مجھ پر منکشف (یعنی ظاہر) فرما۔“ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں آپ کی التجا فوراً مُسموع ہوئی (یعنی سنی گئی) اور دیکھتے ہی دیکھتے آپ کے اور اس مردے کے درمیان جتنے پردے حائل تھے تمام اٹھادیئے گئے۔ اب ایک قبر کا بھیا نک منظر آپ کے سامنے تھا! کیا دیکھتے ہیں کہ مردہ آگ کی پلیٹ میں ہے اور رو کر آپ کرمہ اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے اس طرح فریاد کر رہا ہے: ”یَا عَلِیُّ! اَنَا غَرِیقُ فِی النَّارِ وَ حَرِیقُ فِی النَّارِ“، یعنی یا علی! میں آگ میں ڈوبا ہوا ہوں اور آگ میں جل رہا ہوں۔ قبر کے دو ہشتناک منظر اور مردے کی دردناک پکار نے حیدرِ کَرَّار کرمہ اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کو بے قرار کر دیا۔ آپ کرمہ اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے اپنے رحمت والے پروردگار عَزَّوَجَلَّ کے دربار میں ہاتھ اٹھا دیئے اور نہایت ہی عاجزی کے ساتھ اس میت کی بخشش کیلئے درخواست پیش کی۔ غیب سے آواز آئی: ”اے علی! آپ اس کی سفارش نہ ہی فرمائیں کیوں کہ روزے رکھنے کے باوجود یہ شخص رَمَضَانَ المبارک کی بے حرمتی کرتا، رَمَضَانَ المبارک میں بھی گناہوں سے باز نہ آتا تھا۔ دن کو روزے رکھنے کے باوجود یہ شخص رَمَضَانَ المبارک کی بے حرمتی کرتا، رَمَضَانَ المبارک میں بھی گناہوں سے باز نہ آتا تھا۔ دن کو روزے رکھنے کے باوجود یہ شخص رَمَضَانَ المبارک کی بے حرمتی کرتا، رَمَضَانَ المبارک میں بھی گناہوں سے باز نہ آتا تھا۔“ مولائے کائنات علی المرتضیٰ شیر خدا کرمہ اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم یہ سن کر اور بھی رنجیدہ ہو گئے اور جدے میں گر کر رو کر عرض کرنے لگے: یا اللہ عَزَّوَجَلَّ! میری لاج تیرے ہاتھ میں ہے، اس بندے نے بڑی امید کے ساتھ مجھے پکارا ہے، میرے مالک عَزَّوَجَلَّ! تو مجھے اس کے آگے رسوا نہ فرما، اس کی بے بسی پر رحم فرما دے اور اس بیچارے کو بخش دے۔ حضرت علی کرمہ اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم رو کر مناجات کر رہے تھے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت کا دریا جوش میں آ گیا اور ندا آئی: ”اے علی! ہم نے تمہاری شکستہ دلی کے سبب اسے بخش دیا۔“ چنانچہ اس مردے پر سے عذاب اٹھالیا گیا۔ (انیس الواعظین ص ۲۵)

کیوں نہ شکل کشا کہوں تم کو تم نے بڑی مری بنائی ہے

جو لوگ روزہ رکھنے کے باوجود گناہ کی صورتوں پر مشتمل تاش، شطرنج، لڈو، موبائل، آئی پیڈ وغیرہ پر





مكة

المكرمة

مدينة

المنورة

٢٤

گناہوں کی دوا



فَوَإِنْ نَضَلَّ صَلَّيْ اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمْ : جو شخص مجھ پر زُر و دُپاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

(طبرانی)

ویڈیو گیمز، فلمیں، ڈرامے، گانے باجے، دائرہ میٹا نا یا ایک مٹھی سے گھٹانا، بلا عند شرعی جماعت ترک کر دینا بلکہ مَعَاذَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نماز قضاء کر دینا، جھوٹ، غیبت، چغلی، بدگمانی، وعدہ خلافی، گالی گلوچ، بھلا اجازت شرعی مسلمان کی ایذا رسانی، شرعاً حقدار نہ ہونے کے باوجود گداگری (یعنی بھیک مانگنا)، ماں باپ کی نافرمانی، سود و رشوت کا لین دین، کاروبار میں دھوکا دینا وغیرہ وغیرہ برائیوں سے رَمَضَانَ الْمُبَارَك میں بھی باز نہیں آتے ان کیلئے بیان کی ہوئی حکایت میں عبرت ہی عبرت ہے۔

رَمَضَانَ شریف میں گناہوں سے باز نہ آنے والے مزید دو احادیث مبارکہ ملاحظہ فرمائیں اور خود کو اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی ناراضی سے ڈرائیں۔

(۱) جس نے رَمَضَانَ الْمُبَارَك میں کوئی گناہ کیا تو اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کے ایک سال کے اعمال پر باذرفرما دے گا۔ (المعجم الاوسط ج ۲ ص ۱۴۷ حدیث ۳۶۸۸، ملخصاً) (۲) میری امت ذلیل و رسوا نہ ہوگی جب تک وہ ماہ رمضان کا حق ادا کرتی رہے گی۔ عرض کی گئی: یا رسول اللّٰہ صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! رَمَضَانَ کے حق کو ضائع کرنے میں ان کا ذلیل و رسوا ہونا کیا ہے؟ فرمایا: ”اس ماہ میں انکار احرام کا کاموں کا کرنا“ پھر فرمایا: ”جس نے اس ماہ میں زنا کیا یا شراب پی تو اگلے رمضان تک اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اور جتنے آسمانی فرشتے ہیں سب اس پر لعنت کرتے ہیں۔ پس اگر شخص اگلے ماہ رمضان کو پانے سے پہلے ہی مر گیا تو اُس کے پاس کوئی ایسی نیکی نہ ہوگی جو اسے جہنم کی آگ سے بچا سکے۔ پس تم ماہ رَمَضَانَ کے معاملے میں ڈرو کیونکہ جس طرح اس ماہ میں اور مہینوں کے مقابلے میں نیکیاں بڑھا دی جاتی ہیں اسی طرح گناہوں کا بھی معاملہ ہے۔“ (المعجم الصغیر ج ۱ ص ۲۴۸)

ٹھٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! لرز اٹھئے! ماہِ رَمَضَانَ کی ناقدری سے بچنے کا خصوصیت کے ساتھ سامان کیجئے۔

اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت سے مایوسی بھی نہیں، رحمت کے دروازے کھلے ہیں۔ گر گڑا کر توبہ کر کے گناہوں سے باز آجائیے، نیک اور سنتوں کا پابند بننے کیلئے دعوتِ اسلامی کے سنتوں بھرے اجتماعات میں شرکت اور سنتوں کی تربیت کے مدنی قافلوں میں عاشقانِ رسول کے ہمراہ سفر کو اپنا معمول بنا لیجئے۔



طالب علم مہینہ
تعلیمی و منفرد
بے حساب
جنت الفردوس
میں آقا کا بیڑا

۲۰ شعبان المعظم ۱۴۳۶ھ

08-06-2015

نوٹ: شیخ طریقت، امیر اہلسنت، بانی دعوتِ اسلامی، حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطا رقادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ کی تالیف فیضانِ رَمَضَانَ کا مطالعہ کیجئے، اس میں حتی الامکان آسان انداز میں فضائل اور روزے کے سیکڑوں مسائل پیش کیے گئے ہیں، یہ اشتہار، فیضانِ رَمَضَانَ اور امیر اہلسنت کے سنتوں بھرے بیانات کی V.C.Ds وغیرہ مکتبۃ المدینہ کے ہر بستے سے ہدیہ طلب کیجئے۔



مكة

المكرمة

مدينة

المنورة

24

جنة

البقيع

مكة

المكرمة



گناہوں کے گیارہ (11) علاج

- ﴿۱﴾ **يَا عَفُوْ** : کثرت کے ساتھ پڑھتے رہنے سے دل میں گناہوں سے نفرت پیدا ہو جاتی ہے۔
 - ﴿۲﴾ **يَا مُمِيتُ** : شہوت بہت تنگ کرتی ہو تو پڑھتے پڑھتے رات سو جایا کریں۔
 - ﴿۳﴾ **يَا حَمِيْدُ** : وسوسوں اور بری عادتوں سے نجات پانے کے لئے رات کے وقت اندھیرے میں بالکل تنہا بیٹھ کر 93 بار پڑھیں (کم از کم 45 دن تک)۔
 - ﴿۴﴾ **يَا مُخْصِي** : سوتے وقت سینے پر ہاتھ رکھ کر سات بار پڑھ لیا کریں ان شاء اللہ غزوہ خلی عبادت میں دل لگے گا
 - ﴿۵﴾ **يَا بَاعِثُ** : عبادت میں دل لگنے کے لئے سینے پر ہاتھ رکھ کر سوتے وقت سو بار پڑھئے (ان شاء اللہ غزوہ خلی گناہوں سے نفرت ہو جائیں گے)
 - ﴿۶﴾ **يَا مُقْسِطُ** : نماز کے بعد سو بار پڑھنے سے وسوسوں اور گندہ فتنی سے نجات ملنے کے ساتھ ساتھ رنج و غم ختم ہو کر مسرت و شادمانی نصیب ہوگی ان شاء اللہ غزوہ خلی۔
 - ﴿۷﴾ **يَا فَهَّارُ** : چلتے پھرتے ورد کرتے رہنے سے دنیا کی مہمت دور ہوتی ہے اور اللہ و رسول غزوہ خلی وصلى الله تعالى عليه واله وسلم کی محبت پیدا ہوتی ہے۔
 - ﴿۸﴾ **اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ** : شیطان سے محفوظ رہنے کے لئے روزانہ دس بار پڑھئے۔
 - ﴿۹﴾ **يَا مُتِيْنُ** : اولاد اگر نرس و فو ر میں مبتلا ہو گئی ہو تو دس بار روزانہ پڑھ کر ان پر دم کر دیا کریں۔
 - ﴿۱۰﴾ **يَا مُمِيتُ** : بلا حساب رخت میں داخلے کے لئے ہر نماز کے بعد سینے پر ہاتھ رکھ کر سات بار پڑھ کر سینے پر دم کریں۔ ان شاء اللہ غزوہ خلی بری عادتیں بھی چھوٹیں گی اور عبادت میں بھی دل لگے گا۔
 - ﴿۱۱﴾ **يَا بَاطِلُنِ** : ہر نماز کے بعد سو بار پڑھئے ان شاء اللہ غزوہ خلی وسوسوں اور گندے خیالات سے چھٹکارا حاصل ہوگا۔
- نوٹ:** ہر عمل کے اول و آخر ایک بار درود شریف ضرور پڑھیں۔ ورنہ شروع کرنے سے قبل کسی سنی عالم یا قاری صاحب کو سنا کر دُرست مَخْرُج کے ساتھ پڑھیں، نمازہ جگانہ کی باجماعت پابندی لازم ہے۔
- مَدَنی مشورہ:** پریشان حال اسلامی بھائی کو چاہئے کہ دعوت اسلامی کے سٹنوں کی تربیت کے مدنی قافلے میں سفر کر کے وہاں دعا مانگے اور خود مجبور ہے مثلاً اسلامی بہن ہے تو کسی اور کو سفر پر مجبورائے۔



978-969-722-139-4



01082101



فیضان مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی کراچی

UAN +92 21 111 25 26 92 0313-1139278

www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net

feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net